مکاتیب

(۱)

محترمی جناب محمد عمار خان ناصر صاحب

السلام علیکم

آپ کا مقالہ ''خروج'' مجھے سہیل عمر صاحب ڈائریکٹر اقبال اکاڈیمی نے بھیجا ہے جو میں نے بڑے شوق سے پڑھا۔ جب آپ نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف گجرات کے منعقدہ سیمینار پر کیا تھا تو میں موجود نہ تھا۔ اسی طرح میں نے بھی وہاں لکچر ''وہ کام جو اقبال ادھورے چھوڑ گئے'' کے موضوع پر دیا تھا جو اب ایک مقالے کی صورت میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ شاید سہیل عمر صاحب اس کا پرنٹ آپ کو ارسال کریں۔ مناسب سمجھیں تو ماہنامہ 'الشریعہ' میں شائع کر سکتے ہیں۔ 'الشریعہ' مجھے باقاعدہ ملتا ہے۔ ''توہین رسالت'' کے موضوع پر آپ کے جرات مندانہ خیالات قابل تعریف ہی نہیں، فقہی اصول کے عین مطابق ہیں۔

خصوصی طور پر تصنیف وتالیف کے بعض ایسے کام جو حضرت علامہ نہ کر سکے، میں سمجھتا ہوں، ان کی وفات کے بعد، کر سکنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ مثلاً وہ ''اجتہاد کی تاریخ وارتقا'' کے موضوع پر کتاب لکھنا چاہتے تھے۔ ''فلاحی ریاست کے قرآنی تصور'' کی بنیاد پر بعد میں وجود میں آنے والے پاکستان میں ''سوشل ڈیما کریسی'' قائم کرنے کا خواب دیکھتے تھے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت علامہ کے ایسے ارادوں کی تشہیر سے تخلیقی سوچ رکھنے والے اہل علم کو دعوت دی جائے کہ ان کی تکمیل کے ذریعے مسلمانوں کی تہذیبی احیاء کے عمل کو جاری رکھیں؟

خیر اندیش

[جسٹس (ر) ڈاکٹر] جاوید اقبال

(۲)

محترم مولانا زاہد الراشدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الشریعہ کے دسمبر 2011 کے شمارے میں ''الشریعہ'' کی پالیسی پر ایک دفعہ پھر آپ کی تحریر سامنے آئی۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، اپنی اس پالیسی کو آپ نے بتکرار بیان کیا ہے۔ چند سال قبل میری نظر آپ کے رسالے پر پڑی تو اسی